دف کے تعلق سے فتویٰ رضویہ سے چند اقتباسات

وفی شهادات ردالمحتار جواز ضرب الدف فیه (ای فی العرس) خاص بالنساء کما فی البحر عن المعراج بعد ذکره انه مباح فی النکاح ومافی معناه من حادث سرور قال هو مکروه للرجال علی کل حال للتشبه بالنساء ۳۔ واللّٰه تعالٰی اعلم۔

ردالمحتار کی بحث شہادت میں ہے کہ شادی میں دف بجانا عورتوں کے ساتھ خاص ہے اس وجہ سے جو بحر الرائق میں معراج سے منقول ہے بعد اس ذکر کرنے کے کہ وہ تقریب نکاح اور خوشی کے موقع سے جو مناسبت رکھتا ہو اس میں دف بجانا مباح ہے۔ اور فرمایا مردوں کے لئے وہ ہر حال میں مکروہ ہے کیونکہ اس میں عورتوں سے مشابہت پائی جاتی ہے اور اللہ تعالیٰ بڑا علم والا ہے۔

(۳) ردالمحتار کتاب الشہادات باب قبول الشہادت داراحیاء التراث العربی بیروت ۴/ ۳۸۲

فتوی رضویہ جلد ۲۳ صفحہ ۵۶

۲] الجواب : اللهم لک الحمد والیک الصمد صل علی حبیبک النور مانح السرور وعلی اله وصحبه الی یوم النشور ضرب الدف لاعلان النکاح واظهار السرور فی مستحبات الافراح جائز ومباح مافیه جناح بل مندوب ومطلوب بالقصد المحبوب لکن یکره للرجال بکل حال وانما جواز للنساء علی ماقاله فحول العلماء وانما ینبغی لنحو الجواری من الاماء و الذراری دون السردات ذوات الهیأت۔

اے اللہ ! تیرے ہی لئے سب تعریف ہے اور تیری ہی طرف بندوں کا قصد ہے اور اپنے مبارک حبیب پر رحمت بھیج جو خوشی عطا کرنیوالے شر انگیز کاموں سے روکنے والے اور قیامت کے دن تک ان کی آل اور ساتھیوں پر نزول رحمت ہو۔ ہاں اعلان نکاح اور اظہار خوشی کے لئے مستحب مواقع میں دف بجانا جائز اور مباح ہے بلکہ اچھے ارادے سے مندوب و مطلوب ہے لیکن مردوں کے لئے ناپسندیدہ ہے البتہ عورتوں کے لئے جائز ہے جیسا کہ اکابر علماء نے ارشاد فرمایا۔ اسی طرح چھوٹی بچیوں کے لئے خواہ آزاد ہوں یا لونڈیاں دف بجانا جائز ہے نہ کہ ان معزز شکل و شباہت رکھنے والی خواتین کے لئے ۔

فی الدرالمختار جاز ضرب الدف فیه ۱۔ اھ یرید العرس قال فی ردالمحتار جواز ضرب الدف فیه خاص بالنساء کما فی البحر عن المعراج بعد ذکره انه مباح فی النکاح ومافی معناه من حادث سرور قال وهو مکروه للرجال علی کل حال للتشبه بالنساء ۱۔ اھ ،

چنانچہ در مختار میں ہے۔ شادیوں میں دف بجانا جائز ہے۔ علامہ شامی نے اپنے فتاوٰی میں لکھا ہے کہ شادیوں میں دف بجانا عورتوں کے ساتھ خاص ہے اس لئے کہ البحرالرائق میں معراج الدرایہ کے حوالے سے منقول ہے کہ اس مسئلہ کے ذکر کرنے کے بعد کہ نکاح اور اس جیسی خوشی کے موقع پر اگرچہ دف بجانا مباح ہے لیکن ہر حال میں مردوں کے لئے مکروہ ہے کیونکہ اس میں عورتوں کے ساتھ مشابہت پیدا ہوتی ہے اھ

فتوٰی رضویہ جلد ۲۳ صفحہ ۶۲

3] اما الجلاجل فمن اللھو الباطل و النھی عنھا مشھور وفی زبر الصدور مزبور وذٰلک لما فیھا من التطریب وقد کرھوا ضرب الساذج علی ھیئۃ الطرب فکیف بما بہ فی نفسہ معیب وقد قدم الفاضل المجیب عن العلامۃ الشامی عن الفتاوی السراجیۃ ان ھذا ای جواز ضرب الدف فی العرس اذا لم تکن لہ جلاجل ولم یضرب علی ھیئۃ التطرب ۱؎ اھ ولم یثبت وجودھا فی الدفوف فی زمن الحدیث والرسالۃ بل ھو لھو حدیث اخترعہ بعدہ اھل اللعب والبطالۃ فی المرقاۃ شرح المشکوٰۃ (فجعلت جویریات لنا) بالتصغیر قیل المراد بھن بنات الانصار لا المملوکات (یضربن بالدف) قیل تلک البنات لم یکن بالغات حد الشھوۃ وکان دفھن غیر مصحوب بالجلاجل، قال اکمل الدین المراد بہ الدف الذی کان فی زمن المتقدمین واما ماعلیہ الجلاجل فینبغی ان یکون مکروھا بالاتفاق ۱؎ اھ ملخصا

رہا یہ کہ دف کی آواز گھنگرو اور گھنٹی کی جھنکار کی طرح ہو تو یہ لہو باطل میں شمار ہے اور اس سے ممانعت مشہور ہے چنانچہ یہ سینوں کی تختیوں پر لکھا ہوا ہے اس لئے کہ اس میں خوش آوازی اور سریلا پن ہے۔ حالانکہ فقہائے کرام نے کسی سادہ چیز کو گانے کی شکل اور ہیئت پر بجانے کو مکرہ قرار دیا ہے پھر اس کا کیا کہنا جو بذاتہ عیب دار ہو، چنانچہ فاضل مجیب علامہ شامی سے بحوالہ فتاوٰی سراجیہ پہلے نقل کیا ہے کہ شادی میں دف بجانے کا جواز اس شرط سے مشروط ہے کہ اس میں ٹن ٹن کی آواز نہ ہو اور وہ گانے کی ہیت پر بھی نہ بجایا جائے اور حدیث اور رسالت کے زمانے میں دف کے لئے ٹن ٹن کی سریلی آواز نہ تھی بلکہ یہ کھیل تماشے کی باتیں زمانہ رسالت کے بعد ارباب باطل نے ایجاد واختراع کرلیں چنانچہ مرقاۃ شرح مشکوٰۃ میں ہے کہ ہمارے ہاں چند چھوٹی بچیاں تھیں جو دف بجا رہی تھیں، یہاں حدیث میں لفظ جویریات ہے جو جویریہ کی جمع اور صیغہ تصغیر ہے کہا گیا کہ ان سے انصار کی چھوٹی بچیاں مراد ہیں لہٰذا باندیاں مراد نہیں، اور یہ بھی کہا گیا کہ مکمل جوان نہ تھیں اور ان کی دف کی آواز سریلی اور ٹن ٹن والی نہ تھی، چنانچہ علامہ اکمل الدین نے فرمایا ان کی دف سے زمانہ متقدمین کی دف مراد ہے۔ رہی وہ دف کہ جس کی گھنٹی جیسی آواز اور جھنکار ہو تو وہ بالاتفاق مکروہ ہے (ملخص پورا ہوگیا)

(۱؎ ردالمحتار کتاب الحظر والاباحۃ داراحیاء التراث العربی بیروت ۵/ ۲۲۳)

(۱؎ مرقات المفاتیح کتاب النکاح باب اعلان النکاح الفصل الاول مکتبہ حبیبیہ کوئٹہ ۶/ ۳۰۱)

فتوٰی رضویہ جلد ۲۳ صفحہ ۶۳

۴] الله تعالٰی علیه وسلم فجاء ہ عمرو بن قرة فقال یارسول الله ان الله قد کتب علیّ الشقوة وما ارا فی ارزق الا من دفی بکفی فاذن لی بالغناء من غیرفاحشة فقال لا اذن لک ولاکرامة ولانعمة ابتغ علٰی نفسلک وعیالک حلالا فان ذٰلک جهاد فی سبیل الله واعلم ان عون الله تعالٰی مع صالحی التجار هکذا اخرجه فی معرفة الصحابة من طریق الحسن بن الربیع عن عبدالرزاق ذکره الحافظ فی الاصابة۱ـ۔

محدّث عبدالرزاق نے اپنے مصنّف میں تخریج فرمائی یحیٰی بن علاکے حوالے سے اس نے بشر بن نمیر اس نے مکحول سے اس نے فرمایا ہم سے فرمایا یزید بن عبدربہ نے اس نے صفوان بن امیہ کے حوالے سے (اللہ تعالٰی ان سے راضی ہو) اس نے کہا ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہِ اقدس میں حاضر تھے کہ عمرو بن قُرہ آئے اور عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم ! بیشک اللہ تعالٰی نے مجھ پر تنگ دستی لکھ دی اور میں نہیں سمجھتا کہ مجھے رزق دیا جائے گا مگر میرے دف بجانے سے جو میری ہتھیلی میں ہے لہٰذا مجھے ایسے گانے کی اجازت دیں جو فحش نہ ہو۔آپ نے فرمایا تمہیں قطعاً اجازت نہیں اس عمل میں کوئی شرافت اور فائدہ نہیں لہٰذا اپنے اور اپنے اہل وعیال کے لئے حلال روزی تلاش کرو کیونکہ حلال روزی کی تلاش بھی اللہ تعالٰی کی راہ میں (ایک گونہ) جہاد ہے، اور جان لو کہ اللہ تعالٰی کی مدد نیک تاجروں کے ساتھ ہے۔یونہی اس کی تخریج فرمائی معرفۃ الصحابۃ میں حسن بن ابی الربیع کے طریقہ سے بحوالہ عبدالرزاق۔حافظ نے اس کو الاصابہ میں ذکر کیا ہے۔

(۱)الاصابۃ فی تمیز الصحابۃ ترجمہ ۵۹۴۲ عمرو بن قرۃ دار صادر بیروت ۳ /۱۱)

فتوی رضویہ جلد ۱۲۲

۵] کیافرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ بارات کے ساتھ چند دف بجاتے ہوئے لے چلنا جیسا آج کل مروّج ہے یہ جائز ہے یا نہیں؟

الجواب: شادی میں دف کی اجازت ہے مگر تین شرط سے :

(۱) ہیئات تطرب پر نہ بجایا جائے یعنی رعایت قواعد موسیقی نہ ہو ایک یہی شرط اس مروج کے منع کو بس ہے کہ ضرور تال سم پر بجاتے ہیں۔

(۲) بجانے والے مرد نہ ہوں کہ ان کو مطلّقاً مکروہ ہے۔

(۳) عزت دار بیبیاں نہ ہوں، نص علٰی کل ذٰلک فی ردالمحتار (ردالمحتار میں اس سارے مسئلہ کی تصریح کردی گئی ہے۔ت)

واللہ تعالٰی اعلم ۔۔

فتوٰی رضویہ جلد ۲۴ صفحہ ۱۸

۲]حدیث ۱۶۸: صحیح بخاری ومسند احمد وسنن ابی داود وترمذی وابن ماجه رُبَیّع بنت معوذ بن عفراء رضی اللہ تعالٰی عنہما سے ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم میری شادی میں تشریف لائے چھوکریاں دف بجا کر میرے باپ چچا جو بدر میں شہید ہوئے تھے ان کے اوصاف گاتی تھیں اس میں کوئی بولی ع وفینا نبی یعلم ما فی غدٍ
ہم میں وہ نبی ہیں جنہیں آئندہ کا حال معلوم ہے
صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم
اس پر سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا: دعی ھٰذا وقولی بالذی کنت تقولین۲۔ اسے رہنے دے اور جو کچھ پہلے کہہ رہی تھی وہی کہے جا۔
اس حدیث کی تشریح میں امام اہلسنت تحریر فرماتے ہیں
اولاً: ممکن ہے کہ لہو ولعب کے وقت اپنی نعت اور وہ بھی زنانے گانے اور وہ بھی دف بجانے میں پسند نہ فرمائی، لہٰذا ارشاد ہوا: اسے رہنے دو اور وہی پہلے گیت گاؤ۔ ارشاد الساری، لمعات ومرقات وغیرہ میں اس احتمال کی تصریح ہے ۔
فتوٰی رضویہ جلد ۳۰ صفحہ ۱۵۹